konnect_kashmir @konnect_kashmir konnect_kashmir

JUN 2025

KONNECT

THE NORTH KASHMIR CONNECTION

FACE OF THE MONTH

Hazim Javid

شامِ شفقت

شمالی کشمیر کلچرل فیسٹیول ۲۰۲۵

پٹن کے زوراور ہال میں رنگ، سر اور کہانیوں کی حسین جھلک اس وقت دیکھی گئی جب ثقافتی فیسٹیول "شامِ شفقت" نے اپنے شاندار مظاہرے سے سامعین کو محظوظ کر دیا۔ یہ ایک روزہ ثقافتی تقریب شمالی زون کلچرل سینٹر، وزارتِ ثقافت اور بھارتی فوج کے اشتراک سے منعقد کی گئی، جس کا مقصد "ایک بھارت، شریشٹھ بھارت" کے جذبے کو فروغ دینا تھا۔ پنجاب، ہریانہ، اتر پردیش، جھارکھنڈ، آسام، راجستھان اور کشمیر سے آئے فنکاروں نے اپنی روایتی رقص، موسیقی اور کہانی گوئی سے حاضرین کو مسحور کر دیا۔ بھنگڑا اور آسام کی بیہو کی دھڑکتے ہوئے ساز، کشمیری اور راجستھانی لوک دھنوں کی دل کو چھو لینے والی تانیں، ہر ایک مظاہرہ ہندوستان کی ثقافتی دولت کا روشن عکس تھا۔ یہ تہوار محض تفریح کا ذریعہ نہیں تھا، بلکہ شمالی کشمیر کے نوجوانوں کے لئے باہمی سمجھ اور یکجہتی کا ایک مضبوط پل بھی تھا۔ رنگ برنگے ملبوسات، صدیوں پرانی دھنیں، اور مشترکہ تالیاں اس بات کی گواہ تھیں کہ "شامِ شفقت" نے ہندوستان کی ثقافتی ہم آہنگی کا لازوال پیغام دیا۔ اس تقریب میں طلبہ، مقامی فنکاروں اور سول سوسائٹی کے افراد نے پرجوش شرکت کی اور اس کا گرم جوشی سے استقبال کیا۔ فیسٹیول نے ایک مضبوط پیغام چھوڑا — ثقافت جوڑتی ہے، حوصلہ دیتی ہے اور سب کو ایک لڑی میں پروتی ہے۔ "شامِ شفقت" یقیناً ایک ناقابلِ فراموش تجربہ بن کر دلوں میں نقش ہو گئی۔

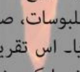

شنکر آچاریہ مندر: سرینگر کا مقدس نگینہ

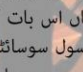

تاریخی لمحہ: وزیر اعظم نریندر مودی نے وندے بھارت ٹرین کو سری نگر کے لئے روانہ کیا

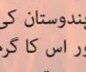

ڈاکٹر عمرا علی کشمیری مرثیہ پر پی ایچ ڈی کرنے والی پہلی اسکالر بن گئیں

عیدالاضحی شمالی کشمیر میں عقیدت و احترام کے ساتھ منائی گئی

شمالی کشمیر میں عیدالاضحی مذہبی جوش و جذبے کے ساتھ منائی گئی۔ صبح سویرے عید کی نماز کے لئے عقیدت مندوں کا جمِ غفیر جمع ہوا، جہاں صرف حضرت بل شریف میں چالیس ہزار سے زائد نمازیوں نے نماز ادا کی۔ ان میں وزیراعلیٰ عمر عبداللہ اور دیگر معزز شخصیات بھی شامل تھیں۔اگرچہ جامع مسجد اور عیدگاہ میدان میں نماز پڑھنے پر پابندی عائد رہی، جس پر میر واعظ عمر فاروق اور محبوبہ مفتی جیسے رہنماؤں نے تنقید کی، لیکن مقامی مساجد میں چھوٹے اجتماعات کے ذریعے عید کی روحانی فضا قائم رہی۔ شہر و دیہات کی گلیوں میں خوشیوں کی گونج سنائی دی، اور گھروں سے روغن جوش، شیر خرما اور دیگر عید کے پکوانوں کی خوشبوئیں اٹھتی رہیں۔ چیلنجز کے باوجود، عید کی یہ تقریب کشمیری عوام کے پائیدار ایمان اور صبر کی علامت بن گئی۔ سرکاری حکام نے اتحاد، ہمدردی اور امن کا پیغام دیا، جس نے عید ۲۰۲۵ کو صرف ایک تہوار ہی نہیں بلکہ ایک سچے جذبے کے ساتھ منائی جانے والی اجتماعی یکجہتی کی مثال بنا دیا

تاریخی لمحہ: وزیر اعظم نریندر مودی نے وندے بھارت ٹرین کو سری نگر کے لئے روانہ کیا

نئی شروع کی گئی وندے بھارت ایکسپریس، کٹرا سے سری نگر کے درمیان سفر کے دورانیے کو صرف تین گھنٹوں تک محدود کر دے گی، جو ایک تیز رفتار اور مؤثر سفر کو یقینی بنائے گی۔ وزیر اعظم نریندر مودی نے دو وندے بھارت ٹرینوں کو روانہ کیا، جو کہ انڈین ریلوے کی تاریخ میں ایک بڑا سنگِ میل ہے، کیونکہ اس موقع پر اُدھم پور-سری نگر-بارہ مولہ 272 کلومیٹر طویل ریلوے رابطے کی تکمیل کا اعلان بھی کیا گیا۔ اب تک کشمیر وادی میں صرف بانہال سے بارہ مولہ تک اور جموں خطے میں جموں، اُدھم پور، اور کٹرا کے درمیان ہی ریلوے خدمات دستیاب تھیں۔ یہ نئی ترقی پہلی بار کشمیر کو ملک کے باقی حصوں کے ساتھ ہر موسم میں چلنے والی براہ راست ریل سروس فراہم کرتی ہے۔ یہ قدم نہ صرف علاقائی نقل و حرکت میں زبردست بہتری لائے گا بلکہ معاشی و سماجی روابط کو بھی مضبوط کرے گا۔ علاقے کے سخت موسمی حالات کو مدِ نظر رکھتے ہوئے وندے بھارت ٹرینوں کو جدید ترین ٹیکنالوجی سے لیس کیا گیا ہے، جن میں منفی درجہ حرارت کے لیے ہیٹنگ سسٹم اور ڈرائیور کے ونڈ اسکرین کے لیے ڈی فروسٹنگ میکانزم شامل ہیں، تاکہ سفر ہر موسم میں محفوظ اور آرام دہ رہے۔

بین الاقوامی یومِ یوگا ۲۰۲۵
قدیم دانش سے ہم آہنگی کی جانب ایک سفر

ہر سال اکیس جون کو منایا جانے والا بین الاقوامی یومِ یوگا ایک ایسی قدیم روایت کی یاد دلاتا ہے جو پانچ ہزار سال قبل ہندوستان میں جنم لینے والی ایک جامع فکری اور جسمانی مشق ہے۔ یوگا، سنسکرت لفظ "یُج" سے ماخوذ ہے، جس کا مطلب ہے "اتحاد" یعنی جسم، ذہن اور روح کا ملاپ۔ اس دن کو بین الاقوامی سطح پر منانے کی تجویز سب سے پہلے وزیر اعظم نریندر مودی نے دی تھی، جسے ۲۰۱۶ میں اقوامِ متحدہ کی جنرل اسمبلی نے متفقہ طور پر منظور کیا۔ تب سے یہ دن دنیا بھر میں یوگا کی اہمیت اور اس کی پائیدار صحت بخش اثرات کو اجاگر کرنے کے لیے منایا جاتا ہے۔ ۲۰۲۵ کے لیے موضوع "ایک زمین، ایک صحت کے لیے یوگا" ہے، جو اس بات کو تسلیم کرتا ہے کہ یوگا صرف جسمانی ورزش نہیں بلکہ ایک مکمل طرزِ زندگی ہے جو ثقافتی و جغرافیائی سرحدوں سے ماورا ہے۔ جب دنیا سست طرزِ زندگی، ذہنی دباؤ اور ماحولیاتی عدم توازن جیسے مسائل سے دوچار ہے، یوگا ایک پائیدار، قابلِ رسائی اور جامع حل کے طور پر سامنے آتا ہے۔ یوگا کی مشق میں آسن (جسمانی حرکات)، پرانایام (سانس کی تربیت)، دھیان (مراقبہ)، اور اخلاقی اصول شامل ہوتے ہیں جو توازن، خود آگہی اور سکون کو فروغ دیتے ہیں۔ جدید تحقیقات سے یہ ثابت ہوا ہے کہ یوگا ذہنی دباؤ میں کمی، دل کی صحت میں بہتری، جسم کی لچک میں اضافہ، اور ڈپریشن و انزائٹی جیسے امراض میں نمایاں مددگار ہے۔ اس جسمانی فائدے سے بڑھ کر، یوگا نظم و ضبط، جذباتی توازن، اور باطنی سکون کو فروغ دیتا ہے جو آج کے بکھرے ہوئے معاشرے میں انتہائی ضروری ہے۔ گیارویں بین الاقوامی یوگا ڈے کے موقع پر ملک بھر سے معروف یوگا ماہرین نے وادی کشمیر کا دورہ کیا اور یوگا سیشنز منعقد کیے۔ ضلعی، ریاستی اور قومی سطح پر بڑی تعداد میں اجتماعات کا اہتمام کیا گیا۔ ۲۰۲۵ میں یوگا ڈے کے موقع پر دنیا بھر میں ایک لاکھ سے زائد مقامات پر یوگا سیشنز منعقد کیے گئے، جن میں اسکولوں، اسپتالوں، سرکاری اداروں اور مقامی برادریوں نے بھرپور شرکت کی۔ یہ اجتماعی کوششیں اس عالمی عزم کی عکاسی کرتی ہیں کہ انسانی صحت اور کرۂ ارض کی فلاح کو ایک ساتھ جوڑا جائے۔ یوگا کی اصل طاقت رسم و رواج میں نہیں بلکہ اس کی لچک اور عالمی اپنائیت میں پوشیدہ ہے۔ بین الاقوامی یومِ یوگا ہمیں یاد دلاتا ہے کہ صحت، ہم آہنگی اور اتحاد صرف خواب نہیں بلکہ حقیقت بن سکتے ہیں اگر ہم شعوری مشق، اجتماعی ذمہ داری اور قدیم علم سے رہنمائی حاصل کریں۔

کشمیر کا ابھرتا ہوا ستارہ: سہیل بھٹ کا قومی ٹیم تک کا سفر

برف سے ڈھکی گلیوں اور خاموش سڑکوں والے سری نگر میں، جہاں خواب اکثر کرفیو اور تنازعات سے ٹکراتے ہیں، سہیل احمد بھٹ ایک روشن ستارے کے طور پر سامنے آئے ہیں۔ پرانے شہر میں پیدا ہوئے سہیل کا بچپن پابندیوں کے سائے میں گزرا، لیکن فٹبال کے لیے ان کا جنون کبھی کم نہ ہوا۔ حیدرپورہ کی گلیوں میں ننگے پاؤں کھیلنے سے لے کر بڑے لڑکوں کے ساتھ سخت محنت کرنے تک، سہیل کی صلاحیتیں سب پر نمایاں تھیں۔ ان کی رفتار، کنٹرول، اور کھیل کی سمجھ غیر معمولی تھی۔ ان کے کیریئر کا اہم موڑ اس وقت آیا جب انہوں

نے رئیل کشمیر فٹبال کلب میں شمولیت اختیار کی، جہاں منظم تربیت نے ان کے ٹیلنٹ کو نکھارا اور کارکردگی میں ڈھالا۔ صرف پندرہ سال کی عمر میں سہیل خبروں کی زینت بننے لگے اور ان کے کھیل کے ویڈیوز سوشل میڈیا پر وائرل ہونے لگے، جس سے انہیں قومی سطح پر پہچان ملی۔ جلد ہی انہیں بھارت کی انڈر ۱۷ قومی ٹیم میں منتخب کر لیا گیا جو کسی کشمیری نوجوان کے لیے ایک تاریخی لمحہ تھا۔ لیکن سہیل کی کہانی صرف فٹبال تک محدود نہیں ہے۔ یہ رکاوٹوں کو عبور کرنے اور وادی کے نوجوانوں کے لیے نئی امیدیں پیدا کرنے کی کہانی ہے۔ ایک ایسی سرزمین میں جو اپنی خوبصورتی کے لیے مشہور ہے، سہیل بھٹ ایک نئی میراث کی علامت ہیں، حوصلے، تحریک اور سچے خوابوں کی۔ اب ان کا ہدف سینئر قومی ٹیم کی نمائندگی کرنا ہے، اور وہ اپنی کہانی کے ذریعے دوسروں کو بھی تحریک دینا چاہتے ہیں کہ حالات جیسے بھی ہوں، خوابوں کا پیچھا ضرور کیا جا سکتا ہے۔

ہندوارہ کے حازم جاوید نے کامیابی کا پرچم لہرایا، نیئٹ ۲۰۲۵ میں وادی کشمیر میں دوسرا مقام حاصل کیا

ایک شاندار تعلیمی کارنامے کے طور پر، ہندوارہ سے تعلق رکھنے والے حازم جاوید، جو جاوید احمد کرمانی کے فرزند ہیں، نے نیئٹ ۲۰۲۵ (نیشنل ایلیجیبلیٹی کم انٹرنس ٹیسٹ) میں وادی کشمیر بھر میں دوسری پوزیشن حاصل کر کے اپنے علاقے کا نام روشن کیا ہے۔

حازم نے ۷۲۰ میں سے ۶۱۴ نمبر حاصل کیے، جو انہیں امسال وادی کے ممتاز ترین میڈیکل امیدواروں میں شامل کرتا ہے۔ یہ کامیابی حازم کی انتھک محنت، مستقل مزاجی، اور اپنے والدین و اساتذہ کی بھرپور رہنمائی کا نتیجہ ہے۔ شمالی کشمیر کے ایک قصبے سے تعلق رکھنے کے باوجود حازم نے یہ ثابت کر دیا کہ دیہی علاقوں کے طلبہ بھی محدود وسائل کے باوجود عظیم کامیابیاں حاصل کر سکتے ہیں۔ نتیجے کی خبر ملتے ہی ہندوارہ سمیت آس پاس کے علاقوں میں خوشی کی لہر دوڑ گئی۔ اساتذہ، سماجی رہنماؤں اور طلبہ نے حازم کو مبارکباد پیش کی اور ان کی محنت کو سراہا۔ سوشل میڈیا پر حازم جاوید کو نوجوانوں کے لیے ایک مثالی کردار کے طور پر سراہا جا رہا ہے۔ حازم کا سفر ہزاروں ان طلبہ کے لیے امید کی کرن ہے جو میڈیکل شعبے میں اپنا مستقبل بنانا چاہتے ہیں۔ ان کی کامیابی اس بات کی علامت ہے کہ مستقل مزاجی، محنت اور مضبوط ارادے کے ساتھ کامیابی کا حصول ممکن ہے، چاہے آپ کا تعلق کسی بھی کونے سے ہو۔

ڈاکٹر عمرا علی کشمیری مرثیہ پر پی ایچ ڈی کرنے والی پہلی اسکالر بن گئیں

جنوبی ایشیائی ادبی تحقیق کے لیے ایک سنگِ میل لمحے میں، ڈاکٹر عمرا علی کشمیری مرثیہ پر پی ایچ ڈی کرنے والی پہلی معروف محققہ بن گئی ہیں۔ کشمیری مرثیہ ایک گہری روحانی اور پر اثر شاعری کی روایت ہے جو وادی کشمیر کی ثقافتی اور جذباتی فضا میں جڑی ہوئی ہے۔ ان کی انقلابی تحقیق، جو یونیورسٹی آف ٹیکساس، آسٹن میں مکمل ہوئی، کشمیری مرثیہ کے شعری، تاریخی اور سماجی و ثقافتی پہلوؤں کا گہرائی سے جائزہ لیتی ہے۔ یہ صنفِ ادب طویل عرصے سے مرکزی ادبی مباحث سے نظر انداز ہوتی رہی ہے، تاہم ڈاکٹر علی کے کام نے اسے عالمی علمی منظرنامے پر لا کھڑا کیا ہے اور دنیا بھر کے دانشوروں اور ثقافتی نقادوں کی جانب سے بھرپور پذیرائی حاصل کی ہے۔ ڈاکٹر علی نے اپنے علمی سفر کا آغاز کشمیر کے سیاسی طور پر حساس اور خوبصورت پس منظر میں کیا۔ گریٹر کشمیر میں بطور انٹرن کام کرنے سے لے کر کیلیفورنیا یونیورسٹی، برکلے میں تدریسی خدمات انجام دینے تک، جو دنیا کے ممتاز تحقیقی اداروں میں شمار ہوتی ہے، ان کا تعلیمی سفر غیر معمولی رہا ہے۔ کیمبرج یونیورسٹی کی فارغ التحصیل ڈاکٹر عمرا علی کہتی ہیں کہ مرثیہ، جو عموماً نوحہ، مزاحمت اور روحانی تفکر سے جڑا ہوا ہوتا ہے، عالمی ادبی مطالعات میں ہمیشہ حاشیے پر رہا ہے۔ یہ صنف کشمیر کے باطنی جذباتی اور سیاسی شعور کی عکاس ہے، لیکن اسے کبھی وہ علمی توجہ نہیں ملی جس کی یہ مستحق ہے۔ ڈاکٹر علی کا تحقیقی کام نہ صرف اس صنفِ ادب کو ازسرنو زندہ کرتا ہے بلکہ اسے عالمی ادب میں ایک مقام بھی دیتا ہے، اور خاص طور پر گلوبل ساؤتھ کی کم نمائندگی والی آوازوں اور ادبی اصناف کے لیے نئے دروازے کھولتا ہے۔

کشمیر یونیورسٹی کا کارنامہ: بھارت میں پہلی جینیاتی ترمیم شدہ بھیڑ کی کامیاب پیدائش

شیرِ کشمیر یونیورسٹی آف ایگریکلچرل سائنسز اینڈ ٹیکنالوجی، کشمیر کے محققین نے ڈاکٹر ریاض اے شاہ کی قیادت میں ایک نمایاں سائنسی کامیابی حاصل کی ہے۔ ٹیم نے بھارت کی پہلی جینیاتی طور پر ترمیم شدہ بھیڑ تیار کی ہے۔ اس تحقیق میں "مایوسٹین" جین میں تبدیلی کی گئی، جو پٹھوں کی افزائش کو قابو میں رکھتا ہے۔ نتیجتاً، نئی پیدا ہونے والی بھیڑ میں تقریباً ۳۰ فیصد زیادہ پٹھوں کی نشوونما دیکھی گئی۔ یہ خاصیت یورپی نسلوں مثلاً "ٹیکسَل" میں تو پائی جاتی ہے، لیکن بھارتی بھیڑوں میں اس کی کمی تھی۔ یہ جین ایڈیٹڈ بھیڑ مقامی "میری نو" نسل سے ہے، جو پیدائش کے وقت معمول کے وزن کی تھی، لیکن تین ماہ کے اندر اس نے ایک غیر ترمیم شدہ بھیڑ کے مقابلے میں کم از کم ۱۰۰ گرام زیادہ وزن حاصل کر لیا۔ ڈاکٹر نذیر احمد گنائی، وائس چانسلر سکاسٹ نے کہا کہ اگرچہ جینیاتی طور پر ترمیم شدہ بھیڑ اون کی پیداوار میں عام بھیڑوں سے مختلف نہیں (تقریباً ۲ سے ۲-۵ کلوگرام)، لیکن اس کے گوشت کی مقدار زیادہ ہے کیونکہ اس میں پٹھوں کی بہتر نشوونما ہوتی ہے۔ انہوں نے یہ بھی واضح کیا کہ اس بھیڑ میں کوئی غیر ملکی ڈی این اے شامل نہیں، جو اسے محفوظ اور حیاتیاتی ٹیکنالوجی میں ایک امید افزا پیش رفت بناتا ہے۔

ڈاکٹر گنائی نے اس کامیابی کو "بھارت میں مویشی جینیات کے ایک نئے دور کی شروعات" قرار دیا اور کہا کہ جین ایڈیٹنگ، مصنوعی ذہانت، اور حیاتیاتی ٹیکنالوجی جیسی ایجادات ایک پائیدار حیاتی معیشت کے قیام میں نہایت اہم کردار ادا کریں گی۔ انہوں نے خوراکی تحفظ اور دیہی علاقوں میں روزگار و خوشحالی کو فروغ دینے کے لیے تحقیقی ٹیم کی کوششوں کو سراہا۔

کشمیر میں سیاحت کا نیا دور: واکا تھون، واٹر اسپورٹس اور محفوظ سفر کی ضمانت

کشمیر ایک نئے، روشن سیاحتی دور میں داخل ہو رہا ہے، جہاں قدرتی خوبصورتی کو ثقافتی رنگ، مہم جوئی اور سیکیورٹی کے بہتر انتظامات کے ساتھ جوڑا جا رہا ہے۔ ”کشمیر ٹورازم ریبوٹ“ کے تحت انتظامیہ نے کئی اہم تقریبات کا آغاز کیا ہے، جن کا مقصد سیاحوں کو متوجہ کرنا اور خطے کے قدرتی، ثقافتی اور ایڈونچر سے بھرپور ورثے کو اجاگر کرنا ہے۔ اسی سلسلے کی ایک اہم کڑی ورلڈ ہارٹ ڈے پر سری نگر میں اجالا سگنس اسپتال کی جانب سے منعقدہ واکاتھون ہے، جس میں جیولوجیکل سروے آف انڈیا نے ماحول دوست سیاحت اور عوامی شمولیت کو فروغ دینے میں کردار ادا کیا۔ دوسری جانب، جلد ہی ڈل اور وُلر جھیل پر ہونے والا واٹر اسپورٹس فیسٹیول بھی توجہ کا مرکز بنے گا، جس میں کائیکنگ، کینوئنگ اور روایتی شکارہ ریس جیسی دلچسپ سرگرمیاں شامل ہوں گی۔ سیاحوں کے محفوظ اور خوشگوار قیام کو یقینی بنانے کے لیے انتظامیہ نے سیکورٹی کے سخت اقدامات کیے ہیں، جن میں گشت میں اضافہ، ٹورسٹ ہیلپ ڈیسک اور فوری ردعمل ٹیمیں شامل ہیں۔ یہ تمام اقدامات مل کر کشمیر کو ایک محفوظ، جاذبِ نظر اور خوش آمدیدی سیاحتی مرکز بنانے کے عزم کی عکاسی کرتے ہیں، جہاں دنیا بھر سے آنے والے سیاح بھرپور اعتماد کے ساتھ سفر کر سکتے ہیں۔

شمالی کشمیر میں کھیلوں کا فروغ: یوتھ سروسز اینڈ اسپورٹس ڈیپارٹمنٹ کی اہم پیش رفت

جموں و کشمیر کا محکمہ یوتھ سروسز اینڈ اسپورٹس شمالی کشمیر میں بنیادی سطح پر کھیلوں کے فروغ میں کلیدی کردار ادا کر رہا ہے۔ بین الزونی اور بین المدارس ٹورنامنٹس کا انعقاد نوجوانوں میں شرکت، فٹنس اور نظم و ضبط کو فروغ دینے کے مقصد سے کیا جا رہا ہے۔ بارہمولہ میں منعقدہ مقابلوں میں ۸۰۰ سے زائد طلبہ نے کبڈی، کھو کھو، والی بال اور اتھلیٹکس جیسے مختلف کھیلوں میں بھرپور شرکت کی۔ ضلع کے مختلف زونوں میں نظر آنے والا جوش و خروش اس بات کا غماز ہے کہ اسکولی طلبہ میں منظم کھیلوں میں دلچسپی تیزی سے بڑھ رہی ہے۔ بڈگام میں انڈر ۱۷ گرلز ٹورنامنٹس کا کامیاب انعقاد ہوا، جس نے لڑکیوں کی کھیلوں میں شمولیت کو تقویت دی اور نوجوان خواتین کھلاڑیوں کی حوصلہ افزائی میں اہم کردار ادا کیا۔ یہ ٹورنامنٹس نہ صرف کھیلوں کی صلاحیت کو نکھارتے ہیں بلکہ لڑکیوں میں خود اعتمادی اور شمولیت کا جذبہ بھی پیدا کرتے ہیں۔ گاندربل میں زون گاندربل اور زون تولہ مولہ کے درمیان انٹر زونل کھو کھو فائنل نے مقامی سطح پر خاصی توجہ حاصل کی، جس میں زون گاندربل نے کامیابی حاصل کی۔ اسی ضلع میں انڈر ۱۹ لڑکوں اور لڑکیوں کے لیے فٹبال ٹرائلز کا بھی انعقاد کیا گیا، تاکہ ضلعی، ریاستی اور قومی سطح کے لیے باصلاحیت کھلاڑیوں کو چُنا جا سکے۔ ڈی وائی ایس ایس او طالب حسین نے نوجوانوں کو کھیلوں کو بطور پیشہ اپنانے کی ترغیب دیتے ہوئے کہا کہ روایتی اور جدید دونوں طرز کے کھیلوں پر توجہ دے کر ایک ایسا کھیل دوست ماحول تشکیل دے رہا ہے جو ہمہ گیر، مسابقتی اور مستقبل کو مدنظر رکھنے والا ہے۔ یہ سرگرمیاں ایک صحت مند اور متحرک شمالی کشمیر کی بنیاد رکھتی ہیں۔

تصوف کے نقوش: صوفی شاعر رحیم صاحب سوپور

عشق کی آگ نے اندر سے جلا ڈالا مجھے؛
افسوس! اس آگ میں نہ کوئی شعلہ ہے، نہ دھواں۔
جو دن رات اسی آگ میں جلتا ہے؛
وہ جلنے سے خائف نہیں ہوتا۔
نیم پکا عاشق ہی جلنے سے ڈرتا ہے؛
رحم! اس آگ میں نہ شعلہ ہے، نہ دھواں۔

آنے والا مانسون، شاعروں کی یادیں تازہ کرتا ہے ان کے اشعار بارش کی لے میں گونجتے ہیں، اور گیلی مٹی کی خوشبو میں گھل جاتے ہیں۔ یہ موسم ہمیں صوفی شاعر رحیم صاحب سوپور کی یاد دلاتا ہے، جن کا جنم ۱۷۷۵ء میں سوپور کے تِلوَنی محلہ میں ہوا۔ وہ کشمیری صوفی شاعری کے سب سے معتبر اور محبوب چہروں میں شمار ہوتے ہیں۔ ان کی شاعری روحانی گہرائیوں سے لبریز ہوتی ہے، جو تشبیہوں، استعاروں اور سوز و گداز سے بھری ہوئی ہے ایک ایسی کیفیت جو تصوف کی اصل روح کو چھو لیتی ہے۔ ان کے اشعار آج بھی صوفی محفلوں میں گائے جاتے ہیں، اور وہ خدا سے محبت کو انسانوں سے محبت کے ذریعے ظاہر کرتے ہیں۔ رحیم صاحب نے کشمیری صوفی شاعری میں ایک منفرد انداز متعارف کرایا، جس پر شَیومت کے اثرات بھی دکھائی دیتے ہیں، اور کلاسیکی موسیقی سے اُن کی وابستگی بھی نمایاں ہوتی ہے۔ بٹپورہ میں انھوں نے نہ صرف بُنائی سیکھی بلکہ رباب اور سنتور جیسے ساز بجانے میں بھی مہارت حاصل کی۔ ان کی شاعری میں اکثر "پران"، "اوم کار"، اور "شاستری بل" جیسے سنسکرت الفاظ نظر آتے ہیں، جو ان کی فکر کی وحدت انگیز اور ہم آہنگ طبیعت کی عکاسی کرتے ہیں۔ ایک عالم، مناظر، اور خوش مزاج شخصیت کے طور پر رحیم صاحب ہر طبقے کے لوگوں سے جُڑنے کی صلاحیت رکھتے تھے۔ ان کا انتقال ۱۸۵۰ء میں ہوا، اور وہ بٹپورہ میں آسودۂ خاک ہیں، جہاں آج بھی عقیدت مند ان کے مزار پر حاضری دیتے ہیں۔

کشمیر اور تحریکِ آزادی- مزاحمت اور عزم کی داستانیں

انیسو سنتالیس میں بھارت سے کشمیر کے الحاق کو پاکستان اور چین جیسے ہمسایہ ممالک نے ایک بڑا دھچکہ سمجھا، اور تب سے وہ خطے کے امن کو متاثر کرنے اور اختلافات کو ہوا دینے کی کوششیں کرتے آ رہے ہیں۔ ابتدائی دنوں سے ہی کشمیری عوام نے اپنے وطن کے دفاع میں بھرپور کردار ادا کیا، خاص طور پر پہلی کشمیر جنگ (۱۹۲۷-۶۵) کے دوران۔ اس جنگ کی ابتدا کشمیر اسٹیٹ فورسز اور مقامی رضاکاروں نے کی، جبکہ بھارتی فوج نے الحاق کے بعد محاذ سنبھالا۔ کشمیری عوام پاکستان کے جارحانہ عزائم کو ناکام بنانے اور بھارت کی علاقائی سالمیت کے تحفظ میں ہمیشہ پیش پیش رہے ہیں۔ سروَنند کول پریمی، مقبول شیروانی، بریگیڈیئر راجندر سنگھ، گیری دھاری لال ڈوگرا، پریم ناتھ ڈوگرا، کانتا وزیر، غلام نبی میر، حکیم عبدالرشید، اور پرتھوی ناتھ کول جیسے عظیم افراد کی قربانیاں آج بھی نسلوں کو جذبۂ حب الوطنی سے سرشار کرتی ہیں۔ ان کی میراث کشمیر کے اُس اٹل عزم کی علامت ہے جو ایک متحد، پُرامن، اور ترقی پسند بھارت کے لیے وقف ہے۔ آنے والے شماروں میں ان شخصیات کی تفصیلی داستانیں پیش کی جائیں گی۔

مشہور سورماؤں کو پہچانیے

مئی ایڈیشن کوئز کے جوابات

مکیش امبانی
دلپ سانگھوی
موہت متل
دھرم ویر

فاتح: میر اشفاق، ساکنہ: ہندوارہ

YOU CAN SEND THE CORRECT ANSWER AT : konnectkashmirconnection@gmail.com

شنکر آچاریہ مندر: سرینگر کا مقدس نگینہ

شنکر آچاریہ پہاڑی کی چوٹی پر، وادی کی سطح سے تقریباً ایک ہزار فٹ کی بلندی پر واقع، شنکر آچاریہ مندر ایک مقدس عبادت گاہ ہے جو بھگوان شیو کے نام سے منسوب ہے۔ یہ مقام نہ صرف روحانی اہمیت رکھتا ہے بلکہ دلکش قدرتی مناظر کا حامل بھی ہے، جہاں سے ڈل جھیل اور شہر کا دل موہ لینے والا منظر نظر آتا ہے۔

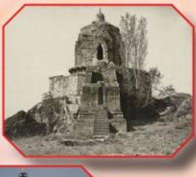

روایت ہے کہ اس مندر کی بنیاد چوتھی صدی قبل مسیح میں بادشاہ گوپادتیا نے رکھی، اور بعد ازاں آٹھویں صدی عیسوی میں عظیم ہندو فلسفی آدی شنکر آچاریہ نے یہاں حاضری دی۔ مندر کی قدیم پتھروں سے بنی تعمیر، آٹھ کونوں والا چبوترہ، اور پرانا شیو لنگ اس کی تاریخی اور مذہبی اہمیت کو اجاگر کرتے ہیں۔ یہ مندر ۲۴۰ سے زائد سیڑھیوں یا گھومتی ہوئی سڑک کے ذریعے قابل رسائی ہے، اور آثارِ قدیمہ کے قومی ادارے کے زیرِ تحفظ ہے۔ مہا شیوراتری کے موقع پر اس کی اہمیت دو چند ہو جاتی ہے، اور یہ سال بھر زائرین و عقیدت مندوں کی توجہ کا مرکز بنا رہتا ہے۔

Employment Updates

1. Post name: Territory Sales Manager Jammu & Kashmir website: https://in.indeed.com/viewjob?jk=a464f45b6eb4ec6d&from=shareddesktop_copy2

2. Post name: Admissions Officer website: https://in.indeed.com/viewjob?jk=5dde7183f86ad432&from=shareddesktop_copy

3. Post name: Area Unit Head - DM Defence - Jammu website: https://in.indeed.com/viewjob?jk=a19429c8bf6f1430&from=shareddesktop_copy4